

## ماں

غموں کی دھوپ میں سر پہ گھٹا محسوس ہوتی ہے  
میں اپنی ماں کے مرقد سے لپٹ کر جب بھی روتا ہوں  
جو مجھ کو ڈوبنے دیتی نہیں بھری ہوئی لہریں  
”مرے چندا، مرے موتی، مری جاں، آ! ادھر آ جا“  
خدا کے بعد اس دنیا میں سچا پیار ہے ماں کا  
کسی گھر میں کوئی بچوں سے پھر پھڑی ہے ماں شاید  
مقامِ ماں ہے وہ تائب جہاں جھکتے ہیں سر سب کے

مجھے صحرا میں بھی رنگین فضا محسوس ہوتی ہے  
مرے زخمِ دل و جاں کو شفا محسوس ہوتی ہے  
میرے سر پہ میری ماں کی دعا محسوس ہوتی ہے  
فضا میں گونجتی اب تک صدا محسوس ہوتی ہے  
یہاں تو دوستی سب کی ریا محسوس ہوتی ہے  
خدا کے عرش پہ آہ و بکا محسوس ہوتی ہے  
دعا ماں کی تو جنت کی ہوا محسوس ہوتی ہے

عتبان محمد چوہان

## غزل

دیکھ یہیں کہیں مرا قاتل کھڑا نہ ہو  
اس کے لیے ہے بام کہاں تیری بزم میں  
تم نے کہا تو ہوگا کہ چھوڑو بھی اب مجھے  
تو کیا! ترے تو کار گزاروں کو ہے یہ فکر  
جس میں نہ اصل روپ نظر آئے آپ کو  
کہتی ہے فوج کفر کہ لڑنے کے واسطے  
در پر ترے کبھی نہ کوئی سنگ تک چچا  
وہ بھی کمالِ شوق سے کہتے رہے کہ ”دل“؟  
عتبان ایک مرتبہ تو چل کے دیکھ لے

کس نے کہا ملال سے ”شاید مرا نہ ہو“  
جو شخص التجا سے ابھی آشنا نہ ہو  
شاید و فورِ شوقِ میں میں نے سنانہ ہو  
تیرے حضور آہ بھی میری رسا نہ ہو  
وہ آئینے کا رخ ہی کہیں دوسرا نہ ہو  
میدانِ کربلا میں بھی کرب و بلا نہ ہو  
دیوار ہے وہ در جو ازل سے گھلانا ہو  
باہر نہیں گرا تھا وہ ، اندر گرا نہ ہو  
اب بھی کہیں وہ راہ تری دیکھتا نہ ہو